49028- بچوں کے احرام کے متعلق سوال

سوال

اگر میں نے اپنے چھوٹے بچے کو احرام باندھا اور بعد ہمیں رش جیسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جس کا مشاہدہ حج میں عام طور پر کیا جاتا ہے، تو کیا ہم بچے کو احرام باندھنے کے بعد اسے فسخ کر سکتے ہیں، اور ایسا کرنے کی صورت میں ہم پر کیا لازم آئے گا؟

پسندیدہ جواب

چھوٹے بچے کے حج کی مشروعیت کا بیان ہو چکا ہے، اور یہ کہ اس کا یہ حج فرضی نہیں ہوگا، اور بچے کا ولی اس سلسلے میں کیا کرے اس کا بھی بیان ہو چکا اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات ضرور دیکھیں:

(13636) اور (36862) اور (14621).

اور اس کے ساتھ ساتھ بچے کے ولی اور سربراہ کو ان حالات کا بھی خیال کرنا چاہیے جس میں وہ بچے کو احرام باندھنا چاہتا ہے؛ اگر تو وقت ایسا ہو جس میں احرام بچے کے لیے کوئی مشقت نہ ہو یعنی رش کی بنا پر اسے مشقت نہ ہو تو اسے بچے کو احرام باندھنا چاہیے، اور اگر حج میں یا رمضان میں عمرہ کے وقت رش اور ازدھام یا ولی کے ضعف و ناتوانی وغیرہ کی بنا پر احرام بچے کے لیے مشقت کا باعث ہو تو اس کے حق میں بہتر یہی ہے کہ وہ اسے احرام نہ باندھے؛ کیونکہ ہو سکتا ہے یہ اسے صحیح طرح مناسک ادا نہ کرنے دے، جو کہ ایک مطلوب ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع (24/7).

لیکن بہت سے لوگ ان مشکلات اور صعوبتوں کا بہتر اندازہ نہیں لگا سکتے، یا پھر ان کے گمان پر یہ غالب ہو جاتا ہے کہ وہ ان صعوبتوں اور مشکلات کو برداشت کر لیں گے، لیکن معاملہ ان کے اندازے کے برعکس نکلتا ہے، اور بعض اوقات تو بچہ خود بھی احرام میں رہنے کا متحمل نہیں ہو سکتا اور بچے کے سربراہ اور ولی کے لیے بچے کو احرام میں باقی رکھنا مشقت کا باعث بن جاتا ہے، تو اس حالت میں حکم کیا ہوگا؟

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

مشہور مذہب (یعنی حنبلی مذہب میں) یہ ہے کہ اسے احرام پورا کرنے کا التزام کرنا ہوگا؛ کیونکہ حج اور عمرہ کو مکمل کرنا واجب ہے.

اور دوسرا قول جو کہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا مذہب ہے، کہ پورا کرنا لازم نہیں؛ کیونکہ بچہ مکلف نہیں ہے، اور نہ ہی اس پر واجبات لازم ہیں.

اور یہی قول اقرب الی الصواب ہے، جو کہ ظاہر ہے، اور اسی کی طرف صاحب الفروع (یعنی شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے شاگرد ابن مفلح) مائل ہیں.

اس بنا پر وہ احرام کھول کر حلال ہو جائے اور اس پر کچھ لازم نہیں آئے گا، اور حقیقت میں یہ لوگوں کے لیے زیادہ نرمی کا باعث ہے؛ کیونکہ ہو سکتا ہے بچے کے ولی کا خیال ہو کہ بچے کو احرام باندھنا آسان ہے، اور پھر اس کی توقع کے برعکس معاملہ پیدا ہو تو مسئلہ مشکل ہو جائے، اور لوگوں میں آج یہ بہت ہو رہا ہے.

اور اگر ہم اقرب الی الصواب والے قول کو صحیح علت کی بنا پر لیں تو ہم سے یہ مشکل زائل ہو جاتی ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع (25/7) اور الفتاوی (148/22) بھی دیکھیں.

واللہ اعلم.